ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

ماخذ تحقیقی مجلّہ

ڈاکٹر محمد اسحاق

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو گورنمنٹ سپیریئر سائنس کالج پشاور۔

ڈاکٹر سعدیہ خلیل

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو جناح ویمن کالج پشاور یونی ورسٹی۔

صدیق

وزٹنگ لیکچرر شعبہ اردو، یونیورسٹی آف صوابی۔

پشاور میں کرونائی ادب (غیر مطبوعہ شعری مواد) کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Dr.Muhammad Ishaq
Associate Professor, Department of Urdu, Government Superior Science College Peshawar.
Dr. Sadia Khalil
Assistant Professor, Department of Urdu, Jinnah College for Women, Universityof Peshawar.
Saddique
Visiting Lecturer, Department of Urdu University of Swabi.

Research and Critical Review of Karunai Literature (Unpublished Poetic Material) in Peshawar

The COVID-19 pandemic, an unprecedented tragedy that has cast its shadow over both the Eastern and Western societies, has not only disrupted social structures but has also left an indelible mark on the realm of literature and poetry. Amid this trying period, writers in Peshawar grappled with this profound tragedy, seeking to capture its essence through poetry. Regrettably, much of this poignant verse remains confined to the realm of the unpublished, its powerful impact yet to grace the printed page. This research delves into the hitherto undiscovered body of poetic work from Peshawar, which addresses the far-reaching consequences of the pandemic. It brings to the forefront a significant poetic trend, showcasing how these poets meticulously observed and encapsulated the realities of the pandemic

in their verses. The prevalent sentiment in this poetry is one of human vulnerability, portraying the poets of Peshawar as keen witnesses to the pandemic's effects, adeptly translating them into verse that resonates with the palpable fear and helplessness that permeated society during these trying times.

Keywords: *Karunai literature, Poetic Material, Pandemic, Poets.*

کرونا تاریخ انسانی کے ساتھ ساتھ تاریخ ادب میں بھی بیسویں صدی کے ایک تخلیقی رجحان کے روپ میں زندہ رہے گا۔اسے ادب کا اعجاز کہیے کہ وبائے عام کے خوف سے زندگی کا پہیہ رک چکا تھا لیکن آگہی کے تخلیقی اظہاریے رواں دواں رہے۔کرونا میں خوف کے ہاتھوں سماجی زندگی کو ویرانی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔انسان گھروں میں محصور ہو چکا تھا۔اہل ادب اسی خوف کے رنگوں سے فکر و آگہی اور نفسیاتی کیفیات کے منظر نامے تخلیق کرتے رہے ہیں۔کرونائی ادب تخلیقی عمل سے زیادہ سماجی عمل بن کر سامنے آیا کہ ایک اجنبی اور بے یقین ساعتوں میں تخلیق کار اپنائیت اور تیقن کی جذباتی توانائی متاثرین وبا کو فراہم کرتے رہے۔

پشاور کے شاعر، ادیب بھی اس سماجی عمل میں اپنی تخلیقی بصیرت سے کرونائی ادب تخلیق کر چکے ہیں۔ دنیا کرونا کے حصار میں جس تبدیلی سے گزری۔ مشرق و مغرب کے مکین زندگی کے بارے میں جس بے یقینی سے گزرے۔ سبھی انسان ایک جیسا سوچتے رہے۔

یہ عصری حسیات پشاور کے ادیبوں کی تخلیقات میں ظاہر ہوئیں۔ اردو، پشتو، ہندکو اور کھوار ادیبوں کی تخلیقات میں اس بے دلی کو زندہ دلی اور یاسیت کو رجائیت میں بدلتے ہوئے "عالمی گاؤں "کے انسانوں کو ایک خاندان سمجھ رہے ہیں۔اور انھیں ایک عالمگیر تعاون کی تحریک بننے کا شعور دے رہے ہیں۔ تاکہ کرونا کے بعد کی دنیا نئی صف بندی اور پیش قدمی میں مثبت اہداف اور روشن ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے انسان دوستی کے عالمی ضمیر کو سماجی تعمیر نو کی جانب متوجہ کر سکیں اور عالمی طاقتیں اپنی قوت انسان کی خوشی اور خوشحالی کی بازیابی کے لیے وقف کر سکیں۔اور یوں کرونا کے بعد کی دنیا بھوک، جہالت اور بیماریوں کے خلاف صف آرا ہو۔

کرونائی ادب کے سرمائے میں پشاور کا شعر و ادب بھی وبائے عام میں نئی رجحان سازی کا حصہ ہے۔خوش آئند امر یہ ہے کہ تخلیق ادب کے ساتھ ساتھ تدریس اردو ادب کے اعلا تعلیمی اداروں نے طلبائے ادب کے لیے آن لائن تدریسی سرگرمیاں شروع کیں اور یوں ذریعہ ء تعلیم کا ایک نیا وسیلہ مرتب ہوا۔یہ فعالیت زندگی اور امید کے رشتے کی بحالی ہے۔

روایت ہے کہ سماج جب ٹوٹ پھوٹ سے گزر رہا ہو تو معیاری ادب تخلیق ہوتا ہے۔فی زمانہ دیکھا جائے تو اردو شعر و ادب پر وبائے عام کے فوری اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔پشاور کے ادیب بھی مختلف فورمز پر اپنے تخلیقی اظہار کو کامیابی سے سامنے لا چکے ہیں۔اس تناظر میں حتمی فیصلہ تو وقت نے کرنا ہے کہ وبائے عام پر لکھے گئے شعر و ادب میں معیاری ادب کے محاسن کیا ہیں اور ہنگامی نوعیت کے ادب کے معائب کون سے ہیں۔تاہم مجموعی طور پر کوئٹہ سے کولکتہ تک وبائے عام کے ادب کا افادی پہلو یہ ہے کہ اسے محققین اور ناقدین کی توجہ ملی۔اور تنقیدی جائزوں میں پشاور کا کرونائی ادب بھی تنقید کی کسوٹی پر پرکھا گیا۔

اسی تناظر میں پشاور کے اردو ادیبوں کی تخلیقات کے جائزے کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس بکھرے مواد کو کسی مضمون میں مستقبل کے محققین کے لیے محفوظ کیا جاسکے۔

پشاور کی حد تک اصناف ادب کے تناظر میں تازہ ادبی رجحان کو پرکھا جائے تو اب تک نظم،غزل،رباعی،قطعہ نگاری،ادبی کالم اور مائیکرو فکشن کے اسالیب میں پشاور کے اہل قلم اپنا تخلیقی بیانیہ سامنے لا چکے ہیں۔

ادب پر وباؤں کے اثرات کے بارے میں نقاد

ڈاکٹر یونس خیال لکھتے ہیں:

> "ادب تنقید حیات ہے۔۔اسے مشرق و مغرب میں ادب کی مقبول و معقول تعریف کہا جائے تو ہم شعر و ادب میں تاریخی سانحات کا عکس بھی دیکھ سکتے ہیں۔۔ وبائے عام بھی شعری و نثری ادب کا موضوع ہے۔۔ جس کی مثالیں دنیا کی بڑی زبانوں کے قدیم و جدید ادب میں مل سکتی ہیں۔۔ کرونا کی صورت حال نے جس طرف پوری دنیا کو خوف کی بند گلی میں دھکیل دیا ہے۔۔ یہ اپنی جگہ ایسا عالمی سانحہ جسے ادب و صحافت نے اپنے مزاج سے دیکھا اور اپنے منظر ناموں کا حصہ بنایا۔ خصوصا" سوشل میڈیا پر کرونا نے وبائے عام کو ادب کے تخلیقی رویے کے طور پر دیکھنے کا رجحان تیزی سے ابھر رہا ہے۔
>
> اور اس بحث میں فارسی کے اس مشہور شعر کی بازگشت بھی سنائی دے رہی ہے۔
>
> چناں قحط سالے شد اندر دمشق\
> کہ یاراں فراموش کردند عشق

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

تصور فنا اور زندگی کی حقیقت بطور موضوع ادب میں کئی چہروں کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔
وبا عام نفسیاتی اثرات سے لے کر سماجی وجود کو نا صرف جام کر دیتی ہے بلکہ یہ ترقی کے سفر کو بھی پیچھے کی سمت دھکیل دیتی ہے۔ گویا زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جو وبا سے محفوظ نہیں۔۔ وبا کی کئی اقسام ہیں۔۔ جو ماضی میں مختلف ملکوں میں مختلف شکلوں میں اپنے بھیانک اثرات کے ساتھ ظاہر ہوتی رہی ہیں۔
کرونا کی وبا نے ماضی کے بھولے بسرے ادب کے ذکر کو دوبارہ تازہ کر دیا ہے۔ (۱)

پشاور میں غیر مطبوعہ کرونائی ادب پر نظر ڈالیں۔ تو اس میں ان خارجی اور داخلی حقائق کی عکاسی ملتی ہے۔ جو وبائے عام کے دور میں انسان اور انسانی سماج کو خوف و دہشت کے حصار میں لے چکی تھیں۔ کرونائی شاعری پر نظر ڈالیں تو ڈاکٹر نذیر تبسم، استاد نشاط سرحدی، مشتاق شباب، حماد حسن، اختر سیماب، عتیق الرحمان، میاں لطیف شاہ کاکا خیل ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار اور ڈاکٹر سید زبیر شاہ کی شعری صدائیں عالم گیر وبا کے سماجی، معاشی اور جذباتی سانحات پر درد میں ڈوبی ہیں۔ ان شعری آوازوں میں فرد کی تنہائی کا احساس بھی ہے اور سماج کے خود غرض طبقے کی بے حسی کا ادراک بھی۔

اس سلسلے میں ڈاکٹر نذیر تبسم کا یہ شعر کرونا کی سفاک ناکی کی عکاسی کا عمدہ اظہار ہے۔

شہر میں ایسی وبا پھیلی تھی
لوگ آئے نہیں جنازے پر ڈاکٹر نذیر تبسم (۲)

استاد نشاط سرحدی نے نظم، رباعی، قطعہ نگاری اور فردیات کے اسالیب میں وبائے عام کے اثرات کو شعر کیا ہے۔

استاد نشاط سرحدی کی رباعی ملاحظہ کیجیے۔

کورونا وبا سے خوف کھانے والے
نادیدہ بلا سے خوف کھانے والے
کچھ اور نہ ہوتے عمر بھر ہوتے جاں
ہم ایک خدا سے خوف کھانے والے (۳)

نشاط سرحدی کی قادرالکلامی نے وبا کے ظاہری و باطنی منظروں کا احاطہ کیا ہے۔ ان کے شعری اظہاریوں میں عالمی سماج کے مختلف رخ نظر آتے ہیں۔

دنیا میں کلین اپ آپریشن کرنے لگا ہے
کورونا نے اپنا فرض نبھا رکھا ہے
خال وخد دنیا کے پرانے بدل ڈالے ہیں
کورونا نے سارے جہاں کو نیا کیا ہے
اب کھینچ لیا ہاتھ بھی منہ پھیر چکا ہے
لگتا ہے کہ بندوں سے خدا روٹھ گیا ہے نشاط سرحدی(۴)

خیبر پختونخوا کے کثیر الاشاعت روزنامے سے وابستہ سینئر ادیب، ادبی کالم نگار و تجزیہ نگار جناب مشتاق شباب نے جہاں اپنے کالموں اور تجزیوں میں تسلسل کے ساتھ مدلل و منطقی پیرائے میں کرونا سے پیدا ہونے والے بحرانوں پر بروقت قابو پانے کے لیے عمدہ تجاویز دیں۔ وہیں اپنے قطعات میں بھی وبا انسانی المیے کے طور پر پیش کیا۔

ماسک کا نرخ بھی پرواز پہ مائل ہے حضور
ایسی مہنگائی سے اب کون نمٹ پائے گا
اے کرونا! ترا ہو ستیاناس
تو نے روزی سے کر دیا ہے خلاص
گھر میں آٹا نہ دال نے سبزی
ہائے مزدور تیری حسرت و یاس
آمل کے کرونا سے کریں اب تو گزارش
تو حضرت انساں کو نہ کر اور دل آزار مشتاق شباب(۵)

شعری اظہاریوں میں تاحال جن شعرا کا کلام سامنے آچکا ہے۔ ان میں امجد بہزاد، پروفیسر حسام حر میاں لطیف شاہ کاکا خیل، ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار، حماد حسن، ڈاکٹر سید زبیر شاہ، پروفیسر عبد الحمید آفریدی، عتیق الرحمن، اختر سیماب، ضیاء اللہ خان ضیاء نے دبستان پشاور کی نمائندگی کرتے ہوئے وبا کے زیر اثر فضاؤں میں پھیلے ہوئے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

خوف، اذیت اور بیچارگی کے احساسات کو شعری پیراہن پہنایا۔ ان شعری تخلیقات میں کہیں یاسیت کا رنگ غالب ہے تو کہیں رجائیت اپنے اثبات پر مصر ہے۔

خوب صورت لہجے کے شاعر امجد بہزاد کے قلندرانہ مزاج کے شعر دیکھیے۔ جن میں دعائیہ رنگ بھی محسوس ہوتا ہے:

کون کسی کا ہے بابا۔۔!
سب کا اللہ ہے بابا۔۔۔! امجد بہزاد(۶)

وبائے عام میں اصلاحی رجحان پر مبنی شعر بھی قارئین کو احتیاط کا پیغام دے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں پروفیسر حسام حر کے اشعار ملاحظہ کیجیے:

کسے خبر تھی کہ یہ وائرس بلا ہوگا
قضا کے ساتھ شکاری نکل پڑا ہوگا
قریب ہو کے بھی اب دور دور رہنا ہے
سو اس سے بڑھ کے بھلا اور کیا برا ہوگا پروفیسر حسام حر(۷)

رومانوی شعر کے لیے مشہور ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار نے اپنے خاص رنگ کو برقرار رکھتے ہوئے اردو لفظ "کرونا" کو بطور ردیف یوں نبھایا ہے۔ کہ اس میں رومان کے ذائقے بھی شامل ہو گئے ہیں۔

ڈر کر ہمیں حالات سے پتھر نہیں بننا
سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کرونا
ہو جاؤ بغلگیر اشاروں کی زباں میں
ہے پیار تو کچھ پیار کا اظہار کرونا ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار(۷)

پشاور کی نظمیہ شاعری میں حماد حسن دلآویز قرینے کے تخلیق کار ہیں۔ ان کی نظم "انسان زندہ رہے گا" اپنے بلند آہنگ لہجے میں گھروں میں قید، خوف زدہ خلق خدا کی منتشر ذہنی کیفیات کو جوڑتی ہوئی انھیں منظم کرتی ہے۔

انسان زندہ رہے گا
مرا بے چہرہ و بے جسم دشمن
مجھ پہ غالب آچکا ہے
اور میں اپنی بقاء کے مسئلے سے
اس طرح دوچار ہوں کہ اب
مجھے غاروں کی جانب پھر پلٹنا ہے
سمٹنا ہے فنا سے پھر نپٹنا ہے
مری بد بختیوں کا سلسلہ رُکتا نہیں
اور میں تھکن سے چُور
گمنامی کی جانب پھر پلٹ آیا[۹]

انجمن جدت پسند مصنفین نوشہرہ سے وابستہ میاں لطیف شاہد کاکاخیل کی تخلیقات کا فکری رویہ وبا کے خوف پر غالب آنے کی تخلیقی سعی ہے۔ ان کے شعر میں حفظ ماتقدم کے طور پر احتیاط کا مطلب زندگی کے جمال کو دوام دینا ہے۔

پرندو، گھونسلوں سے مت نکلنا
فضا مسموم ہے سارے چمن کی میاں لطیف شاہد[۱۰]

ان شعری اظہاریوں میں اگر ڈاکٹر سید زبیر شاہ نے وبا کی بڑھتی پیش قدمی اور ہولناکیوں کو اپنی نظم "سکوت مرگ" میں خوف کے منظر ابھارے ہیں۔ تو مزاحیہ لہجے کے شاعر اختر سیماب نے ہلکی پھلکی شگفتگی کشید کی ہے۔ دونوں لہجے ملاحظہ کیجیے۔

سکوتِ مرگ
موت کی پرچھائیاں
رقصاں سرِ بازار و کُو
اک ساعتِ آزار بام و در پہ لرزاں
وحشتوں کے قہقہوں سے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

وہم کی تاریکی پھیلاتا ہوا
خوف کے ہنگام برساتا ہوا
یا امتحاں کی بات ہے یا پھر سزا کا تذکرہ
یا بس فنا کا تذکرہ سید زبیر شاہ(۱۱)

حشر تک یاد رہے گا ہمیں ہونا تیرا
ارے کُھ بھی نہ رہے جا رے کرونا تیرا اختر سیماب(۱۲)

پروفیسر عبد الحمید آفریدی نے اپنی طویل نثری نظم "وبا کے موسم میں انتظار۔۔" میں عالگیر تنہائی میں انسان کو اپنی اصل کی سمت قدم اٹھانے کا خواب دکھایا ہے۔

پروفیسر آفریدی کی نظم کا یہ ٹکڑا دیکھیے:

صحراؤں میں رات کا پڑاؤ ڈالے قافلے انتظار میں ہیں کہ کب دیکھیں گے وہ۔
۔۔۔۔رب کعبہ کے مقدس گھر کو۔۔۔۔
یہاں وہ ماتھے رگڑیں گے۔۔
کردہ وناکردہ گناہوں کی بخشش طلب کریں گے۔
۔وبا کے دنوں میں عبادت گاہیں آباد ہو گئی ہیں۔کلیساؤں میں گھنٹیاں بجنے لگی ہیں
مندروں میں بھجن گائے جا رہے ہیں
آتش کدوں میں آگ مزید تیز کر دی گئی ہے۔
تاکہ انسان سلامت رہے۔۔
اسے کچھ مہلت مزید مل جائے
انسان! خداوند کبیر کی عظیم تخلیق
ہر وبا سے سرخرو نکلی
اب بھی سرخرو ہو گی
بس وہ ایک شخص جو وبا کے دنوں میں بھی پیار کرتا ہے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue I, (Jan to March 2022)

انتظار کرتا ہے

سوچ رہا ہے

انسان کب انسان بنے گا؟

کب حرص کی وبا سے چھوٹے گا؟

حریصِ زر۔۔۔۔

حریصِ زن۔۔۔۔

حریص زمین۔۔

عبدالحمید آفریدی(۱۳)

فی البدیہ شاعری کے لیے مشہور عتیق الرحمن اصلاحی پیغام کو شعر میں ہوں بیان کرتے ہیں:

خواہشوں کی دلدل سے کس طرح نکلنا ہے
گُر ہمیں سکھایا ہے آج یہ کرونا نے عتیق الرحمٰن(۱۴)

وبا پر جواں سال وجواں فکر ضیاء اللہ خان ضیاء کی غزل سے یہ شعر دیکھیے:

افسوس کہ ہر شہر ہے اب شہرِ خموشاں
ہیبت کا وہ عالم ہے کہ ماتم بھی نہیں ہے ضیاءاللہ خان ضیاء(۱۵)

اس غیر مطبوعہ شعری مواد نے سماجی شعور کے عمدہ قرینے کو شعری اظہاریوں میں یوں محفوظ کیا ہے کہ یہ روح عصر کے نمائندہ وصف سے مزین بھی ہیں اور ادب کی آفاقی اقدار سے آراستہ بھی ہیں۔یقینا" یہ ایک نازک دور کی ایسی تخلیقی گواہی ہے۔جو کرونا کی تاریخ کے معتبر حوالوں کا روپ دھار کر کرونائی ادب میں پشاور کے شعرا کی نمائندگی کے طور پر ہمیشہ زندہ رہے گی۔

حوالہ جات

۱. بحوالہ ءادبی ویب سائٹ "خیال نامہ" مدیر:ڈاکٹر یونس خیال https://khayyalnama.com/tanqeed
۲. مملوکہ نذیر تبسم،ڈاکٹر
۳. مملوکہ نشاط سرحدی
۴. ایضا"

۵. مملوکہ مشتاق شباب
۶. مملوکہ امجد بہزاد
۷. مملوکہ حر
۸. اظہار اللہ اظہار، ڈاکٹر
۹. مملوکہ حسن
۱۰. مملوکہ لطیف شاہ
۱۱. مملوکہ زبیر شاہ، ڈاکٹر
۱۲. مملوکہ محمود سیماب
۱۳. مملوکہ آفریدی، پروفیسر
۱۴. مملوکہ الرحمان
۱۵. مملوکہ خان ضیا